20843-خنزیر کی نجاست سے طہارت و پاکیزگی اختیار کرنے کی کیفیت

سوال

میں بچپن میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سیر و تفریح کے لیے کسی دوسرے ملک گئی تو دوران سفر ہمیں خنزیر کے اجزاء پر مشتمل بسکٹ دیے گئے جب میری والدہ کو علم ہوا تو انہوں نے ہمیں یہ بسکٹ کھانے سے منع کر دیا مجھے یاد آتا ہے کہ ہم نے اپنے ہاتھ اور منہ مٹی اور پانی کے ساتھ نہیں دھوئے تھے (سات بار جن میں ایک بار مٹی سے شامل ہے) جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خنزیر یا خنزیر کی بنی ہوئی کسی چیز کو چھونے والے کو حکم دیا ہے.
اس کے کئی برس بعد میں اپنے ملک سے باہر گئی اور غلطی سے خنزیر کا گوشت کھا لیا لیکن میں نے اپنا منہ مٹی اور پانی سے نہیں دھویا.
یہ دونوں واقعہ کئی برس قبل پیش آئے اور میرے منہ اور ہاتھ پر نہ تو خنزیر کا ذائقہ باقی رہا ہے اور نہ ہی بو اور نہ ہی رنگ تو کیا ہم پر واجب ہے کہ اب دھو لیں ؟
مجھے خدشہ ہے کہ اللہ تعالی نے ان دونوں حالتوں میں ہماری نمازیں قبول نہیں کیں، آپ سے گزارش ہے کہ اس کی وضاحت کریں.

پسندیدہ جواب

غلطی سے خنزیر کا گوشت کھانے میں آپ پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ آپ نے عمدا ایسا نہیں کیا، اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، البتہ گناہ اس میں ہے جو تم دل کے ارادہ سے کرو، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے}.الاحزاب (5).

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ تعالی نے میری امت سے غلطی اور اور بھول چوک اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2043) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

مسلمان شخص کو اپنے کھانے پینے کے متعلق بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے خاص کر جب وہ کسی غیر مسلم میں ہو جہاں گندی اور حرام اشیاء کا استعمال کیا جاتا ہو.

رہا مسئلہ خنزیر کی نجاست سے طہارت و پاکیزگی کیفیت تو بعض علماء کرام نے کتے پر قیاس کرتے ہوئے سات بار جن میں ایک بار مٹی سے دھونا شامل ہے دھونے قرار دیا ہے.

اور صحیح یہ ہے کہ خنزیر کی نجاست میں صرف ایک بار ہی دھونا کافی ہے، امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں :

(اور اکثر علماء کرام کہتے ہیں کہ خنزیر (کی نجاست) کو سات بار دھونے کی ضرورت نہیں، امام شافعی کا قول یہی ہے، اور دلیل میں یہ قوی معلوم ہوتا ہے).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی اسی قول کو راجح قرار دیتے ہوئے کہا ہے :

اور فقہاء رحمہم اللہ نے اس کی نجاست کو کتے کی نجاست سے ملحق کیا ہے، کیونکہ اس کی نجاست کتے کی نجاست سے زیادہ خبیث ہے تو اس لیے حکم میں اس سے زیادہ اولی ہے.

لیکن یہ قیاس ضعیف ہے؛ اس لیے کہ خنزیر کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی خنزیر پایا جاتا تھا لیکن اسے کتے سے ملحق کرنا ثابت اور وارد نہیں، اس لیے صحیح یہی ہے کہ اس کی نجاست دوسری نجاست کی طرح ہی ہے، لہذا جس طرح دوسری نجاسات دھوئی جاتی ہیں اسے بھی اسی طرح دھویا جائیگا) انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (495/1).

آپ سوال نمبر (22713) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں.

اور باقی نجاسات کو دھونے میں صحیح یہی ہے کہ جس سے نجاست زائل ہو جائے اتنا دھونا کافی ہے، یہ کسی معین تعداد کے ساتھ مشروط نہیں ہے.

خنزیر کو چھونے سے پاکیزگی اختیار کرنے اور طہارت کے طریقہ کے بارہ جو کچھ بھی کہا جائے، پھر بھی اب اور اس وقت آپ کو اپنے جسم دھونے کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ ہی اس کا آپ کی نمازوں پر کوئی اثر ہے.

واللہ اعلم.